سنہ ۱۳۰۹

فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب

بحمد المنۃ کہ درین زمان میمنت اقتران و
اوان سعادت توامان این کارنامہ نادر وقعات عجیبہ غریبہ

نوادر عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مولفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بعد نظر ثانی و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب ادیب دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد

CHECKED
LIBRARY

قیمت فی جلد
جلد ۱۰۰۰

سیکھنا منظور نہین ہے جس سے میرے توکل مین فرق آجاوے اور مین اُس فن پر بھروسہ کرکے خدا سے
غافل ہوجاؤن پھر آپنے پوچھا کہ یہ سونا اصلی ہے یا قلبی اُسنے کہا کہ اصلی تو نہین ہے مگر ایسا قلبی ہے کہ
ہزارون تاؤ پر بھی بڑے بڑے نقاد اور پرکھنے والون کو اُسکا قلبی ہونا معلوم نہین ہوتا - انہین ایام
مین کہ جب آپ لشکر نواب امیرخانصاحب مین رونق افروز تھے ایک رات کو آپ واسطے ادائے عبادت
الٰہی کے جنگل مین چلے گئے کہ وہان بفراغت تمام یاد الٰہی مین مشغول رہین وہان جاکر دیکھا کہ جنگل
مین ایک مکان کے اندر سے رونے کی آواز آرہی ہے آپ وہان تشریف لیگئے اور جاکر دیکھا کہ ایک
مُردہ ایک چارپائی پر پڑا ہے اور ایک بڑھیا عورت اُسکے نزدیک بیٹھی ہوئی نہایت زار زار رو رہی ہے
آپنے اُسکا حال پوچھا تب اُس عورت نے کہا کہ یہ مردہ میرا بیٹا ہے آج یہ مرگیا مگر نہ معلوم اُسکے بدن مین
کیا بلا گھس گئی ہے یہ مُردہ گاہے چارپائی پر بیٹھ جاتا ہے اور کبھی روتا اور کبھی ہنستا ہے اور گاہے ناچنے
لگتا ہے اسواسطے مارے ڈر کے مین قریب بمرگ ہورہی ہون اور میرے اقربا یہان سے نزدیک ایک
گانون مین رہتے ہین اگر کوئی جوانمرد آجکی رات اِس مُردے کے پاس رہے تو مین اپنی بستی مین
جاکر علی الصباح اپنے خویش واقارب کو مع اسباب تجہیز تکفین لیکر آجاؤن اور اُسکو دفن کرادون تب
سید صاحب نے اُس عورت سے فرمایا کہ تو جا اور اپنے خویش واقارب اور سامان تجہیز تکفین کو لیکر صبح کو آجا
آجکی رات مین اُس مُردے کی نگہبانی کرونگا وہ عورت آپکا شکریہ اداکرکے وہانسے چلی گئی اور آپ اُس
مُردے کی چارپائی کے نزدیک اپنا مُصلا بچھاکر نماز پڑھنے لگے اور جب وہ مردہ اُٹھنے کو چاہتا تھا
توآپ گھُرک دیتے تھے کہ چُپ ہوکر پڑا رہ صبح تک وہ مردہ مع اُس بلا کے جو اُسمین گھسی تھی کروٹین لیکر
چُپ چاپ پڑا رہا بعد طلوع آفتاب کے وہ عورت مع اپنے عزیزون کے وہان آگئی اور اُسکی تجہیز و تکفین
کراکے سید صاحب وہانسے رخصت ہوکر اپنے قیامگاہ کو تشریف لے آئے انہین ایام دوڑ دھوپ مین
نواب امیرخانصاحب کے لشکر کے سوار اپنے سفر اور حضر مین جہان موقع پاتے کسانون اور کاشتکارون کے
کھیتون کو اپنے گھوڑون سے چرواکر تباہ کردیا کرتے تھے مگر سید صاحب اپنے گھوڑے کو نہ چرواتے ایک
روز کا ذکر ہے کہ سید صاحب کی غیرحاضری مین آپکے ہمراہیون نے اپنے گھوڑون کے ساتھ آپکے گھوڑے
کو بھی چرنے کے واسطے کھیتون مین چھوڑدیا مگر شان الٰہی سے آپکے گھوڑے نے اُس کھیت مین اپنا مونھہ
ہم ہی نہ ڈالا اور چُپ کھڑا رہا لوگ دیکھکر حیران ہوگئے اور کہنے لگے کہ پرہیزگار کا گھوڑا بھی پرہیزگار ہے ایک روز کا
ذکر ہے کہ لشکر نواب امیرخان مرحوم سرکار انگریزی کے لشکر سے لڑرہا تھا دونو طرف سے توپ اور بندوق
چل رہی تھین اُسوقت سید صاحب اپنے خیمہ مین تشریف رکھتے تھے آپنے اپنا گھوڑا تیار کرایا اور اُسپر
سوار ہوکر عین وقت جنگ اپنے لشکر مین آئے

ایک عورت کے مُردے کی لاش کی رات بھر آپکا نگہبانی کرنا

آپکے گھوڑے کا پرہیزگاری کرنا

جنرل فوج انگریزی ... نہ ہونا

نواب امیر خان اور سرکار انگریزی کی صلح کی پیشین گوئی — سنہ ۱۲۲۶

ہلوہ ہوکر شل ہوا کے دونو لشکرونکو چیرتے ہوئے اُس مقام پر پہونچگئے جہان سپہ لار فوج انگریزی کا مع اپنے مصاحبون کے کھڑا تھا پس
ہاتھ نے اُس سپہ لار کو ساتھ لیکر پھر دونو لشکرونکو چیرتے ہوے اپنے خیمہ تک چلے آئے یہان آکر تھوڑی سی بات چیت کے بعد
سپہ لار ندکور نے عہد کر لیا کہ مین ابہی مع اپنے لشکر کو مقابلہٴ نواب امیر خانصاحب سے واپس لیجاؤنگا اور پھر مقابلہ کو نہ آؤنگا بلکہ جہانتک
ممکن ہوگا اپنی سرکار کو اسبات پر مجبور کرونگا کہ نواب امیر خانصاحب سے صلح کرے اس واقعہ کے بعد پھر سرکار انگریزی اور نواب
امیر خانمین جنگ نہین ہوئی بلکہ صلح کی بات چیت اور رُسل رسائل شروع ہو گئے اور بعہد لارڈ
ہیسٹنگ صاحب بہادر والیسرائے ہند ٹونک کا ملک نواب صاحب کو دیکر صلح کی گئی - ابھی صلح کی بات
چیت طے نہین ہوئی تھی کہ سید صاحب بعد قیام سات برس کے پھر لشکر نواب امیر خانصاحب سے جدا ہوکر
دوبارہ سنہ ۱۲۳۶ھ مین رونق افروز دہلی ہو گئے - نواب امیر خان صاحب نے سید صاحب کی روانگی کے وقت
نواب وزیرالدولہ بہادر اپنے صاحبزادہ کو ہمراہ رکاب کر دیا تھا کہ وہ دہلی تک آپکے ساتھ آئے اپنے چلنے
کے وقت آپنے وہ پیشین گوئی کی تھی جسکو نواب وزیرالدولہ مرحوم اپنے وصایائے وزیری مین اسطرح
سے لکھتے ہین " کہ سید صاحب نے مولوی سید نذر محمد صاحب سے کہ وہ بھی اُسی لشکر مین حاضر تھے اپنے رخصت
ہونیکے وقت یہ فرمایا تھا کہ اب جلد صلح ہوجاویگی اور فلان فلان شہر اور فلان فلان علاقہ سرکار انگریزی نواب
صاحب کو دیویگی اور ایک زمانہ دراز گذرنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ مین بھی ایک لشکر مجاہدینون کا
ساتھ لیکر نشانون کے پھریرے اُڑاتا ہوا نواب امیر خانصاحب کے ملک سے گذر کرونگا " بعد ذکر کرنے اس
پیشین گوئی کے نواب وزیرالدولہ مرحوم تحریر فرماتے ہین کہ موافق اسی پیشین گوئی کے جو جو شہر اور ممالک
آپنے بتلائے تھے ٹھیک وہی سرکار انگریزی نے ہمکو دیے اور صلح ہو گئی اور یہ ملک بھی محض ببرکت قدم
سید صاحب کے نواب صاحب کو ملا تھا ورنہ اسوقت تک سب مؤرخ انگریزی لارڈ ہیسٹنگ کی اس
پالسی پر طعن کرتے ہین - مولوی جعفر علی نقوی نے آپکی بہت سی کرامات حین قیام بہ لشکر نواب
امیر خان اپنی کتاب مین لکھی ہین جنکو مین عمدًا بخوف طوالت ترک کر دیتا ہون - اِس سات برس کے
قیام مین سید صاحب کی ذات بابرکات سے نواب صاحب اور آپکے لشکر کو وہ ہدایت ہوئی کہ
جسکا اثر اسوقت تک اُس عالی خاندان اور شہر کو سارے ہندوستان پر فوقیت دے رہا ہے -

پھر صاحب مخزن لکھتا ہے کہ سید صاحب کے دہلی مین پہونچنے سے ایک ہفتہ پہلے حضرت مولانا
شاہ عبدالعزیز صاحب نے یہ خواب دیکھا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جامع مسجد دہلی مین تشریف
رکھتے ہین اور ہر طرف سے خلقت واسطے زیارت رسول خدا ؐ کے دوڑی چلی آتی ہے سب سے اول
شاہ صاحب موصوف نے جامع مسجد مین پہونچکر شرف زیارت اور قدمبوسی رسول مقبول ؐ کا حاصل کیا